احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار - ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۶ فتح ۱۳۷۱ ہش - ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے خدا سے کرو

کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

# جن کو عہدیدار بنایا جائے وہ پوری تفصیل سے اپنی ذمہ داریوں کا علم حاصل کریں

## دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی نمائشوں میں شمولیت کے بڑے اچھے نتائج پیدا ہوئے ہیں

## بنگلہ دیش میں راجشاہی کی احمدیہ بیت الذکر پر ڈیڑھ ہزار افراد کا حملہ

### حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے بیت الفضل لندن سے ۴ دسمبر ۹۲ء کو مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست نشر ہونے والے خطبہ کا خلاصہ

لندن: ۴ دسمبر ۱۹۹۲ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی عہدیداروں کو نصیحت فرمائی ہے کہ جب ان کو عہدیدار بنایا جائے تو وہ پوری تفصیل سے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہی حاصل کریں اور ان کو جو امانت سپرد کی گئی ہے۔ اس کا حق ادا کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ گذشتہ دنوں بنگلہ دیش میں راجشاہی کی احمدیہ بیت الذکر پر حملہ کیا گیا ان واقعات میں بنگلہ دیش کی حکومت ملوث ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات اس خطبہ میں بیان فرمائے جو لندن کی بیت الفضل سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امانت کے حق کی ادائیگی کے ضمن میں گذشتہ خطبات کے تسلسل میں فرمایا۔ امانت کا سب سے بڑا حق وہ ہے جو خدا کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتی عہدیداروں کو ان کے حقوق کی طرف متوجہ کرنے کا مقصد امانت کے مضمون کو کھینچ تان کر پورا کرنا نہیں بلکہ اصل امانت اور اس کی ادائیگی یہی ہے۔ اسی امانت کو تمام تر توجہ سے اور تمام باریکیوں سے ادا کرنا۔ یہی امانت کے حقیقی معنی ہیں۔ اور یہی وہ امانت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا لیکن انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا لیکن خدا کے بندے نے اس بوجھ کو آگے بڑھ کر اٹھا لیا۔ اس سے بات واضح ہوتی ہے کہ کیوں خدا تعالیٰ نے امانت کے حق پر اتنا زور دیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جب آپس میں خیانتیں کرو گے تو پھر دینی معاملات میں بھی خیانت کرنے لگ جاؤ گے۔ ہمیں اس امانت کی مستقل طور پر حفاظت کرنی ہوگی۔ اس لئے جماعت کے عہدیداروں کو بار بار اس طرف توجہ دلانی ہوگی۔ ہمیشہ سے یہ بات موجود ہے کہ باتوں کو بار بار دہرایا جاتا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ اس کی توجہ ایک طرف مستقل طور پر نہیں رہتی وہ بات کو سنتا ہے اور بھول جاتا ہے پس جب تک اسے بار بار تکرار سے سمجھایا نہ جائے اس کی توجہ اس کی طرف قائم نہیں رہتی۔ حضور نے فرمایا اس لئے میں ضمناً ان باتوں کو بھی دوہراؤں گا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

### شعبۂ اشاعت کی مثال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبۂ اشاعت کی مثال کو دوہراتے ہوئے فرمایا کہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف اقسام کی نمائشوں میں حصہ لیتی ہے۔ کتب کی نمائشوں میں بھی اور دیگر نمائشوں میں بھی۔ چنانچہ بعض اوقات دور دور کے ممالک یہ اطلاع بھیجتے ہیں کہ نمائش قریب آ گئی ہے اس لئے فلاں فلاں کتب، لٹریچر، سووینئر وغیرہ فوراً بھجوا دیں اور چونکہ جماعت کے وقار کا سوال ہے لہٰذا اضافی کرایہ خرچ کر کے بذریعہ ہوائی جہاز بھجوا دیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب سے پہلا سوال تو یہی ہے کہ نمائش کے قریب آ کر جماعت کے وقار کا خیال کیوں آیا؟ اس ملک کا نظام کیا کرتا رہا۔ آخر یہ نظام کسی امیر کے سپرد ہے اس کے تابع مختلف سیکرٹریان ہیں ان کو پہلے کیوں اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مثلاً ہندوستان کے مختلف صوبوں میں مختلف وقتوں میں ایسی نمائشیں لگتی ہیں اور جہاں جماعت احمدیہ ان میں حصہ لیتی ہے اور جہاں جہاں بھی ایسی نمائشوں میں حصہ لیا گیا ہے اس کا بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ بعض مخالف علماء آئے اور سٹال دیکھا تو ان کی کایا ہی پلٹ گئی۔ ایک متعصب ہندو جو جماعت کو برداشت نہ کرتے تھے کسی اور

مسلسل صد ۲ پر

### وقف عارضی

امرائے اضلاع، صدران جماعت و مربیان کی خدمت میں ضروری گذارش

وقف عارضی کی بابرکت اور روحانی تحریک کے سال رواں کے اختتام میں کم و بیش ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ تمام امرائے اضلاع، صدران جماعت و مربیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنا اپنا مقررہ سالانہ کوٹہ برائے وقف عارضی پورا کرنے کی بھرپور تحریک فرمائیں اور اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے افراد کو تلقین کریں کہ وہ فارم وقف عارضی پر کر کے اس نہایت ہی مفید اور بابرکت سکیم میں حصہ لے کر آسمانی برکتوں کے وارث بنیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

### درخواست دعا

محترم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ 'لاہور' انجائنا کے مریض ہیں۔ موسم کی تبدیلی طبیعت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی خوشدامن محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بیوہ قاری محمد امین صاحب دو دنوں سے خون کی الٹیاں کر رہی ہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ احتیاط کرنی ہو گی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی واقفین نو آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے، کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپی کی وجہ سے نمائش میں آئے اور گذرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے سٹال پر رُک گئے اور بڑا سرسری سا مطالعہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا کیا۔ اور نہ صرف حیران رہ گئے بلکہ کہا کہ میں تو آپ کے مذہب کو کچھ اور سمجھتا تھا اگر یہ آپ کا مذہب ہے تو محبت کے لائق ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آخری وقت پر آکر کتب منگوانا کچھ روزمرہ کا رواج سا بن رہا ہے کہ ہندوستان کینیڈا، امریکہ، جرمنی اور فرانس سے اطلاع آجاتی ہے کہ اتنے کم دن رہ گئے ہیں اور نمائش کے لئے پورا مواد اکٹھا نہیں کیا جا سکا فوراً چیزیں بھجوادیں۔ حضور نے فرمایا یہ نامناسب ہے یہ بات ہے جو جماعت کے وقار کے خلاف ہے۔

عہدوں کی امانتیں جن کے سپرد ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ ان کا حق ادا کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلے تو میں یہ کیا کرتا تھا کہ جلدی یہ اشیاء بھجوادیا کرتا تھا۔ لیکن اب یہ نہیں ہوگا۔ ہم مرکزی ضروریات پوری کریں گے اس ملک کا جو مرکز ہے وہ کیا کر رہا ہے۔ تمام سیکرٹریان اشاعت کا فرض ہے کہ وہ اشاعت کے ہر موقعے پر نظر رکھیں اور آگے کی سوچیں کہ فلاں سن میں فلاں بات ہوگی۔ اس کے لئے بروقت اطلاع کریں۔ آخر یہ لٹریچر دنیا میں پھیلانے کے لئے شائع کیا گیا ہے صندوقوں میں بند کر کے رکھنے کے لئے تو نہیں لیکن اب انفرادی طور پر بھجوانے کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں ہونے والے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہاں اکثر کام رضاکارانہ طور پر ہو رہے ہیں۔ یہاں مستقل کام کرنے والے واقف زندگی زیادہ نہیں ہیں۔ اشاعت کا شعبہ مولوی منیر الدین شمس صاحب کے سپرد ہے وہ سالہا سال اکیلے بغیر کسی معاون کے کام کرتے رہے آخر میں نے کہا کہ یہاں کی جماعت میں کام کرنے کا اچھا مادہ ہے اس لئے اپنی ٹیمیں خود بنائیں چنانچہ بڑی اچھی ٹیمیں بننی شروع ہوئیں اور بڑا اچھا کام شروع ہو گیا۔ لیکن رضاکارانہ طور پر کام کرنے والوں پر ایک حد تک ہی بوجھ ڈالا جا سکتا ہے۔ دوسرے ملکوں میں بھی اگر اسی طریق پر کام ہو تو بہت اچھے رضاکار مل سکتے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اشاعت کا کام یہ ہے کہ کتابوں کی تقسیم کا انتظام کرے یہ دیکھے کہ ضرورت کہاں کہاں ہے۔ سٹاک کا پہلے سے اندازہ رکھیں اور اس رفتار کا اندازہ رکھیں جس سے یہ سٹاک ختم ہو رہا ہو۔ اگر اچانک کتب مانگیں گے تو ممکن ہے۔ یہاں بھی سٹاک ختم ہو رہا ہو اس لئے ختم ہونے سے پہلے ہی مزید طلب کرنے کا عندیہ دیں۔

## تصنیف کا شعبہ

تصنیف کے شعبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تصنیف کا کام یہ ہے کہ سلسلے کی ضرورتوں پر نظر رکھے مرکز کی نظر تو عالمی ضروریات پر رہتی ہے لیکن مقامی ضروریات پر نظر رکھنا اس ملک کے سیکرٹری تصنیف کی ذمہ داری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی ملک میں کوئی خاص منصوبہ جماعت کے خلاف پھیلایا جا رہا ہو۔ ایک دفعہ انگلستان میں یہ منصوبہ بنایا گیا کہ جماعت کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا الزام لگا کر سکول کے بچوں کو جماعت سے بدظن کیا جائے۔ پاکستانی علماء نے کتب لکھیں اور ان کا انگریزی ترجمہ کر کے اس منصوبے پر عمل شروع کیا گیا لیکن اس کے جواب میں فوراً جوابی کارروائی کی گئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ لٹریچر غائب ہو گیا۔ اعتراض کرنے والوں کو کھڑے ہونے کی گنجائش بھی نہیں رہی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کو جو فرمایا گیا کہ تیری مدد رعب سے کی جائے گی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تجھے ایسے دلائل عطا کئے جائیں گے۔ ایسے ترجیحی دلائل دیئے جائیں گے جس کے نتیجے میں خدا کے فضل سے دشمن کے پاؤں اکھڑ جائیں گے۔ حضور نے فرمایا رعب کی ایک تاریخ ہوا کرتی ہے جس کے نتیجے میں وہ رعب قائم ہوتا ہے گھروں میں بعض والدین کا بچوں پر جو رعب ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ بچوں نے ایک لمبے عرصہ تک والدین کا طرز عمل دیکھا ہوتا ہے اس کے نتیجے میں ان پر رعب قائم ہوتا ہے۔ "رعب سے مدد ملنے" کے پیچھے بھی ایک لمبا کردار ہے جس کی ہمیں حفاظت کرنی ہوگی۔ ورنہ رعب جاتا رہے گا۔ اس لئے اپنے رعب کی حفاظت کریں۔ اس کا طریق یہی ہے کہ جہاں سے بھی دشمن حملہ آور ہو اس کے خلاف ایسی شدید جوابی کارروائی کی جائے کہ کسی کو جماعت احمدیہ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ ہو۔

## بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ پر ظلم

بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے تازہ ظلم کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ راجشاہی کی نئی تعمیر شدہ احمدیہ بیت الذکر پر ۱۵ سو کی تعداد میں مظاہرین نے حملہ کیا اور بیت الذکر کو منہدم کرنے کے بعد ایک ایک اینٹ بنیادوں سے بھی اکھاڑ کر لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بنگلہ دیش کی جماعت کو کیا کرنا ہے اس بارے میں ان کو ہدایت دی جا چکی ہے۔ اس ضمن میں بھارت کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بابری مسجد کے تنازعہ میں ایک مشرک حکومت کی ساکھ داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ مشرک اکثریت کی طرف سے حکومت کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ مسجد کو منہدم کرنے دو۔ ورنہ بغاوت کی آگ بھڑکا دیں گے۔ لیکن آج کی تاریخ تک وہ حکومت اس اصول پر قائم ہے کہ خدا کے نام پر تعمیر کی گئی عبادت گاہوں کی حفاظت کی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بنگلہ دیش میں پاکستان کے علماء نے وہاں جا کر فساد مچایا ہے۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ آئی ایس آئی اے کے ٹرینڈ فتنے پیدا کرنے والے یہ کام ڈھاکہ راجشاہی اور دیگر جگہوں پر کر رہے ہیں اور حکومت اس میں ملوث ہے۔ کیونکہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ اچانک بڑا مجمع آجائے اور بیت الذکر کو منہدم کر دے لیکن یہ کہ بڑے اطمینان سے منہدم کرے اور اس کے بعد ملبے اور بنیادیں کھود کھود کر ایک ایک اینٹ کو اکھاڑ کر لے جائے اور مختلف جگہوں پر تقسیم کر دے ٹرک کرائے پر لائے گئے۔ اس کام میں ۲۴ گھنٹے کے لگ بھگ عرصہ لگا۔ اتنا ملبہ ڈھو کر پہنچانا۔ یہ سارے کام حکومت کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اہم نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو عدل و انصاف سے حکومت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جو طرز حکومت بیان کی ہے۔ وہ عدل پر مبنی کہی ہے۔ شریعت پر مبنی نہیں کہی۔ اگر عدل سے حکومت کی جائے تو مذہب کی تفریق کی دخل اندازی کی اجازت نہیں ملنی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ نے امانت کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے امانتوں کے حق ادا کرنے ہیں۔ خائن لوگوں کی تقدیر کے فیصلے خدا خود کرے گا۔ اگر ہم اپنی امانتوں کی حفاظت کے لئے تیار رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرخروئی حاصل ہوگی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تو ذاتی امانتوں کی روزمرہ کی زندگی میں حفاظت کریں۔ بیوی بچوں دوستوں کی امانتیں ہیں۔ ان ساری باتوں میں امانت کا حق ادا کریں۔ امین بن جائیں۔ جب تک آپ دنیا میں امین نہیں بنیں گے اللہ کی امانت کو اٹھانے کی اہلیت آپ میں پیدا نہیں ہوگی۔

## ووٹ دینے کی امانت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جماعتی عہدیداروں کے تقرر کیلئے ووٹ دینے کو ایک بڑی اہم امانت قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ امانت بہت اہم ہے۔ حدیث ہے کہ مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے۔ اور ووٹ دینا مشورہ کا ہی رنگ ہے اسلئے جب ووٹ دینے کا وقت آئے اس وقت اپنی تمام دوستیاں، دشمنیاں بھول جائیں۔ صرف یہ دیکھیں کہ کیا یہ شخص کام کرنے کی اہلیت رکھتا ہے؟ اور پھر جب عہدیدار بنائے جاتے ہیں تو ان کو اپنی ذمہ داریوں کی تفاصیل میں جا کر معلوم کرنا چاہیئے کہ ان کو کیا کیا کرنا ہے۔ اپنے فرائض کی باریک تفاصیل کا علم حاصل کریں جس سیکرٹری کو پتہ ہی نہ ہو کہ اسکے شعبے کی تفاصیل کس بلا کا نام ہے۔ وہ اس کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً تصنیف ہے اس میں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس ملک میں کیا تحریکات ہیں اور کیسے کیسے رجحانات ہیں اور وہ ہمارے مذہب کے حق میں ہیں یا مخالفت میں کیا نئے علمی انکشافات ہوئے ہیں یا کون کونسے نئے رجحانات پرورش پا رہے ہیں وہ ہمارے حق میں ہیں یا مخالفت میں۔ سیکرٹری تصنیف کو چاہیئے کہ اس بارہ میں کمیٹیاں بنائے اور غور کرے تاکہ بعد از تحقیق ہمارے دوست اس موضوع پر پوری طرح حاوی ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں انگلستان کی جماعت کی تازہ مثال بیان فرمائی کہ بعض باتیں ایسی سامنے آئیں کہ جن کی چھان بین ضروری تھی۔ حضور نے فرمایا اب تک ہمارا طریق یہ رہا ہے کہ جو کوئی بات اچانک ہمارے حق میں سامنے آگئی اس سے استفادہ کر لیا حالانکہ غیر اپنے مشاہدات کی بنیاد جن باتوں پر رکھتے ہیں ان میں وہ جب کوئی بات خدا کے خلاف پاتے ہیں تو اس کی خوب تشہیر کرتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ کی خدائی کے حق میں کوئی بات پاتے ہیں تو اس کو گول ہی کر جاتے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ احمدی نوجوانوں کو اس طرف راغب کیا جائے۔ کہ وہ ایسی باتوں کا کھوج لگائیں اور آگے بڑھ کر

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - لجنہ اماء اللہ ۱۱- فروری ۱۹۲۳ء

# علمی مسائل

## سینے پرونے و کھانا پکانے کے علوم

(۱۸) اٹھارواں علم وہ ہے جو سینے پرونے سے تعلق رکھتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ کپڑے اور فیتہ کو کس طرح لگایا جائے کہ اس کا خاص اثر دیکھنے والے پر ہوتا ہے یورپ نے اس فن میں بہت ترقی کی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ سکول اور کالج بنائے ہیں۔ جہاں کے تعلیمیافتہ اور اس فن کے صاحب کمال بعض اوقات ہزار ہزار دو دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔

**علم الالوان** یعنی رنگوں کا علم دراصل اسی میں داخل ہے۔ کس رنگ کے ساتھ کس قسم کا فیتہ لگانا ہے کونسی جگہ اونچی ہو اور کہاں کس قسم کی شکل رکھنی چاہیئے۔ غرض اس فن کو بہت بڑی وسعت دی گئی ہے

(۱۹) **انیسواں علم** جو اس کا حصہ ہے وہ کاٹنے کا فن ہے۔ اس کے بھی الگ کالج ہیں اور آج یہ علم بھی بہت ترقی کر گیا ہے یعنی کپڑا کاٹا کس طرح جاتا ہے کس قسم کی کاٹ زیادہ خوبصورت ہو سکتی ہے اور کس طرح کاٹنے سے کپڑا کم خرچ ہو یا ضائع نہ ہو۔

(۲۰) **بیسواں علم**۔ کھانا پکانے کا علم ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آٹا گوندھ کر پکا لیا بلکہ جب اس کو علمی شکل دی جاتی ہے تو اس میں بہت سی باتیں داخل ہوتی ہیں اور اس میں یہ طبی باتوں کو اپنے اندر رکھتا ہے اس علم کے ماہر کو علم الاغذیہ والاشربہ کا ماہر ہونا بھی ضروری ہے۔ وہ دیکھے گا کہ کس حد تک ایک چیز کو گلانا چاہیئے جو صحت کے لئے مفید ہو۔ ہضم میں ممد ہو۔ غذائیت پیدا کرنے میں کارآمد ہو۔ پھر جہاں ایک طرف اسے طبی پہلو کو مدنظر رکھنا ہے۔ دوسری طرف زبان اور ذائقہ کے پہلو کو بھی زیر نظر رکھنا ہے۔ کون کون سی چیز کیا اثر رکھتی ہے۔ کھٹا اور میٹھا اگر ملائیں تو کس نسبت سے کہ دونوں ذائقے اپنی جگہ قائم رہ کر دوسرا لطیف ذائقہ پیدا کر سکیں۔ اور پھر اگر وہ ملا کر کھائے جائیں تو کیا اثر کرتے ہیں۔ غرض ایک ایک چیز کے متعلق کافی علم ہونا ضروری ہے۔ اس کے خواص اور اثرات سے واقفیت لازمی ہے۔ یہ علوم خصوصیت سے عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں

### تربیت اولاد

(۲۱) اکیسواں علم تربیت اولاد کا ہے۔ یہ علم بہت ضروری ہے اور عورتوں کے ساتھ اس کا خاص تعلق ہے کیونکہ اولاد کی تربیت اور تعلیم کا جس قدر تعلق ماں سے ہے مردوں سے اتنا نہیں ہوتا۔ ابتدائی تعلیم و تربیت سب ماں ہی کی گود اور اثر میں ہوتی ہے۔ اس علم میں یہ بتایا جاتا ہے کہ بچوں کے ساتھ کس حد تک سختی یا نرمی کرنی چاہیئے۔ ان کو غلطیوں یا بد عادتوں سے بچانے کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے۔ ان میں اچھی عادتیں پیدا کرنے کے کیا طریق ہیں۔ ان کے حوصلہ اور ہمت کو بلند کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے۔ غرض ان کی جسمانی اور اخلاقی تربیت اور ترقی کے لئے تمام ضروری باتوں کا علم اس میں داخل ہے یہ علم بھی یورپ اور امریکہ میں ایک مستقل علم کی حیثیت سے سکھایا جاتا ہے۔

### طبی علوم

(۲۲) **بائیسواں علم طب ہے** یہ طب کا علم بہت وسیع ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ ہر شخص بیمار ہوتا ہے۔ وہ علاج کراتا ہے۔ اور مختلف قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس لئے بہت سے لوگ اس کی تحقیقات میں لگ گئے اور یہ علم وسیع ہوتا چلا گیا۔

اس کی دو وسعتیں ہیں۔ ایک تحقیقات امراض کے سلسلہ میں۔ دوسری علاج الامراض کے رنگ میں۔ پھر ان دونوں شاخوں کے اندر ایک اور سلسلہ وسیع ہوتا چلا گیا۔

طب کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ ایک ان میں سے طب یونانی ہے۔ یونان یورپ ہی کا علاقہ ہے۔ اس طب کی اصلیت یہ ہے کہ چیزوں کے اثرات دریافت کئے جاتے ہیں اور پھر ان کو اس قسم کی بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں مثلاً ایک چیز بلغم نکالتی ہے۔ جب بلغم کی تکلیف ہو تو وہ دیتے ہیں جیسے بنفشہ۔ ایک قسم طب کی **ویدک** ہے۔ ویدک اور یونانی میں فرق ہے۔ ویدک ہندی طب ہے اور اس میں کشتہ جات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اصل چیز کا جوہر دینا زیادہ مفید ہے۔ تفصیلات میں اور بھی بہت فرق ہے مگر میں نے موٹی بات بتا دی ہے۔

پھر ایک قسم علاج بالماء ہے اس کو انگریزی میں ہائیڈروپیتھی کہتے ہیں۔ اس میں تمام امراض کا علاج پانی کے ذریعہ کرتے ہیں۔ کبھی پانی پلا کر کبھی غسل کے ذریعہ۔

پھر غسل کی بھی مختلف صورتیں ہیں کبھی صرف چھینٹے دیتے ہیں کبھی گرم یا ٹھنڈے پانی میں تولئے بھگو کر رکھتے ہیں اور بدن کو صاف کرتے ہیں۔ کبھی پورا غسل دیتے ہیں۔ غرض تمام امراض کا علاج پانی سے کرتے ہیں۔

ایک قسم علاج کی علاج بالشعاع ہے۔ یعنی سورج کی روشنی سے علاج کرتے ہیں۔ سورج کی روشنی مختلف رنگوں سے مل کر نئی کیفیتیں اور مختلف اثرات پیدا کرتی ہے۔ اس علاج کے ماہر سبز۔ سرخ یا اور رنگوں کی شیشیاں لے کر ان میں پانی ڈالتے ہیں اور پھر اسے بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ اس علاج کی بھی کئی صورتیں ہیں۔ کبھی سورج کی شعاعوں میں بٹھا کر بھی بعض امراض کا علاج کرتے ہیں

ایک قسم علاج کی علاج بالبرق ہے بجلی کے ذریعہ مختلف امراض کا علاج کرتے ہیں اس غرض کے لئے مختلف قسم کے آلات بنائے گئے ہیں اور ہر مرض میں اس کے مناسب حال آلہ لگا کر علاج کریں گے۔ مثلاً گلے میں درد ہے تو ایک آلہ لگا کر اسے بجلی سے دور کریں گے یا جوڑوں میں درد ہے تو بجلی کے ذریعہ اس کی اصلاح کریں گے۔ یہ بھی ایک بہت بڑا علم ہو گیا ہے۔

ایک قسم علاج کی **ہومیوپیتھی** ہے جس کو علاج بالمثل کہتے ہیں۔ اس قسم کا علاج کرنے والے کہتے ہیں کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے اور وہ مختلف امراض میں مبتلا ہوتا ہے اس کو ان بیماریوں سے شفا پانے کے لئے ایک ایسا گر بتا دیا ہے کہ اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس چیز سے بیماری پیدا ہوتی ہے اسی کی قلیل مقدار دینے سے وہ دور ہو جاتی ہے۔ مثلاً افیون قبض کرتی ہے۔ لیکن جب افیون نہایت ہی قلیل مقدار میں دی جائے تو وہ قبض کشا ہو جاتی ہے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے کیمیاوی ترکیب سے ہر چیز کی تاثیر کو نکال لیا ہے۔ کونین جو ہے یہ ایک بوٹی کا ست ہے۔ یہ بوٹی بنگال میں ہوتی ہے مگر لوگوں کو معلوم نہیں۔

ایک بائیوکیمی کہلاتی ہے۔ اس کے اندر طب والوں نے یہ بحث کی ہے کہ انسان بارہ نمکوں سے بنتا ہے۔ پس انہوں نے کیمیاوی طور پر خون کو دیکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو بیماری پیدا ہو۔ اس قسم کی چیز دی جائے۔ اس میں ایک ویکسین ہوتا ہے اور ایک سیرم۔ ویکسین یہ ہے کہ جیسے ہلکے کتے کا کاٹا ہوا ہو تو اسی کا زہر لے کر پچکاری کر دیں گے۔ سیرم یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی بیماری ہو تو اس میں دور کرنے کا جو مادہ ہوتا ہے اسے لے کر محفوظ رکھتے ہیں اور پھر اس قسم کے مریضوں میں اسے داخل کرتے ہیں۔

ایک قسم طب کی آٹوپی ہے۔ یعنی اپنے ہی خون سے علاج کرتے ہیں۔ جو بیمار آئے گا اسی کا خون لے کر علاج کریں گے۔

ایک علاج بالتوجہ ہوتا ہے۔ اس میں صرف توجہ سے علاج کرتے ہیں دوائی نہیں ہوتی۔ توجہ کرنے والے کے جسم سے ایک چیز نکلتی ہے جو بیمار پر اثر کرتی ہے۔ یہ کبھی قلیل مقدار میں ہوتی ہے کبھی کثیر مقدار میں۔

## علوم حساب تاریخ و جغرافیہ

(۲۳) تئیسواں علم حساب ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک بذریعہ اعداد دوسرا بذریعہ حروف جس کو الجبرا کہتے ہیں۔ اس میں حروف کا حساب لگایا جاتا ہے۔ بعض باتیں حساب سے نہیں پتہ لگتیں مگر الجبرا سے پتہ لگ جاتا ہے ایک جیومیٹری ہے۔ اس میں یہ بحث ہوتی ہے کہ ایک جگہ ہے اس کی آپس میں کیا نسبت ہے۔ مثلاً دائرہ ہے اس کا کیا ثبوت ہے۔ سیدھا خط کس طرح بنایا جاتا ہے۔ زاویہ کی کیا قیمت ہوتی ہے۔ اس علم میں خطوط کے ذریعہ بڑے بڑے حساب حل ہوتے ہیں۔ اس علم کے ذریعہ سے تعمیر مکانات میں بڑی مدد ملتی ہے۔

پھر اسی کے ذیل میں ایک ٹرگنامیٹری یعنی علم مثلث ہے جس میں ان کی طاقتوں پر بحث ہوتی ہے اور پھر ایک لوگارتھم ہے جس میں خیالی قیمت لگا کر بعض لمبے اور پیچیدہ حساب دو چار ہندسوں سے نکال لیتے ہیں یہ علوم بہت بڑی تفصیل چاہتے ہیں۔ خلاصہ ان کا نہیں بیان کیا جا سکتا۔ اس لئے صرف نام بتا دیئے جائیں۔

(۲۴) چوبیسواں علم تاریخ ہے یعنی پچھلے لوگوں کے حالات بیان کرنا۔ یہ پانچ قسم کا ہے سیاسی۔ علمی۔ مذہبی۔ قومی۔ جنگی تاریخ۔

سیاسی تاریخ سے یہ مراد ہے کہ کسی قوم کی سیاست پر بحث کرنا۔ اس میں تاریخی واقعات کو بیان کر کے ان اسباب پر بحث ہو گی جو سیاسی تغیرات کا موجب ہوئے مثلاً فلاں قوم نے فلاں ملک پر فلاں سنہ میں حملہ کیا اور وہ ہار گئے تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ اندرونی انتظام کیا تھے رعایا اور بادشاہ کے تعلقات کیا تھے؟

علمی تاریخ میں اس امر سے بحث ہو گی کہ کیا علوم آتے تھے۔ ان میں کیا ترقی ہوئی۔ کون سے جدید علم اس نے پیدا کئے۔

قومی تاریخ میں اس کا بیان ہو گا کہ وہ قوم جس کی وہ تاریخ ہے کہاں سے نکلی اور اس میں کیا قبائل تھے۔ اس کی کیا تقسیم ہے۔ کہاں کہاں پھیلی اور اس کے حالات میں کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں۔

جنگی تاریخ میں اس امر کا بیان ہو گا کہ جنگی حیثیت سے اس قوم میں کیا تغیرات آئے۔ یہ حصہ تاریخ کا سیاسی تاریخ سے بالکل الگ ہے۔ سیاسی میں انتظامی امور پر بحث ہوتی ہے جنگی میں اس قسم کی شجاعت۔ بزدلی اور فنون جنگ سے واقفیت یا عدم واقفیت اور جنگی ضروریات میں ایجادات اور سامان حرب کی حیثیتوں پر بحث ہو گی

پھر اس تاریخ کے علم کے ساتھ بعض اور علوم بھی تعلق رکھتے ہیں وہ گویا علم التواریخ کی شاخیں ہیں۔ چنانچہ دوسرا علم اس کا جو تاریخ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضور کی نوازشات

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول و مربی امریکہ فرماتے ہیں۔

حضرت (امام جماعت الثانی) جب کبھی خاکسار کا ذکر کرتے تو "ہمارے ماسٹر صاحب" کہہ کر یاد فرماتے۔ "ہمارے" کے لفظ میں جس قدر اپنائیت ہے اس پر میں جس قدر بھی فخر کروں کم ہے۔ ۱۹۴۰ء میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بی۔ اے کا امتحان دینے کے لئے لاہور میں مقیم تھیں۔ خاکسار بھی ان کی انگریزی اور ہسٹری کی تیاری کے سلسلے میں ان دنوں وہیں مقیم تھا۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر شپ سے ریٹائر ہو رہے تھے ان کے اعزاز میں سکول اور اولڈ بوائز کی طرف سے قادیان میں الوداعی پارٹی کا انتظام ہو رہا تھا۔ اتفاق سے اس روز بی۔ اے کا کوئی پرچہ بھی نہیں تھا سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے شام کو ٹیلیفون پر میرے لئے اس میں شمولیت کی حضور سے اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر میں وقت مقررہ پر قادیان ہال میں آ پہنچا جس میں پارٹی دی جانے والی تھی حضور جب اس تقریب میں پہنچے تو ہال کی ڈیوڑھی میں منتظمین نے حضور کا استقبال کیا۔ میں ان میں شامل نہ تھا۔ بلکہ ہال کے اندر کھڑا تھا حضور نے مجھے ڈیوڑھی پر نہ پا کر محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سے جو اولڈ بوائز کے صدر تھے پوچھا کہ "ہمارے ماسٹر صاحب نہیں آئے؟" انہوں نے بتلایا کہ پہنچ گئے ہیں۔ بہرحال ہال میں تشریف لائے تو خاکسار نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس خصوصی دلچسپی اور توجہ سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آ جاتی ہے کہ اگر خاکسار حضور کے گھر والوں کو پڑھاتا تھا تو حضور کے دل میں بھی ان کے استاد کی کس قدر قدر و منزلت تھی۔ اس تقریب میں حضور نے خاکسار کے متعلق نہایت شفقت سے ذکر فرمایا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ حضور کی دلچسپی کا مجھ سے کئی مرتبہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے بھی ذکر کیا تھا کہ جب کبھی تعلیم و تربیت کا تذکرہ ہوتا ہے۔ حضور نہایت محبت اور شفقت سے "ہمارے ماسٹر صاحب" کہہ کر آپ کا ذکر کرتے ہیں۔ حضور کی قدر دانی اور ذرہ نوازی کا یہ عالم تھا کہ حضور نے خود ہی میری شادی کے لئے رشتہ تجویز فرمایا اور پھر شادی کے موقعہ پر میری بیوی کے لئے نہایت خوبصورت زیور اور ساڑھی بھجوائی اور خاکسار کے لئے قالین کا مصلیٰ بطور تحفہ بھجوایا اور یہ چیزیں مکرم یحییٰ خان صاحب پرسنل اسسٹنٹ کے ہاتھ بھجوا کر اپنے دستخطوں سے خط بھی لکھ کر بھجوایا جس کا مضمون یہ تھا

"عزیز مکرم غالباً کل آپ کی شادی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔ آپ کی دونوں شاگردوں سارہ بیگم سلمہا اور ناصرہ بیگم سلمہا کی طرف سے آپ کی بیوی کے لئے ایک کپڑا اور ایک زیور ارسال ہے اور آپ کے لئے ایک مصلیٰ کیونکہ اللہ تعالیٰ میاں بیوی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ تم (تمام) (عبادات) اور خصوصاً درمیانی (عبادت) کا پورا خیال رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

ایسے تحائف کا سلسلہ حضور کی زندگی تک برابر چلتا رہا۔ ۵۴-۱۹۵۵ء میں ہی حضرت سیدہ مریم صدیقہ کے یاد فرمانے پر موسمی تعطیلات میں ایک ماہ کے لئے سندھ گیا حضور ناصر آباد میں مقیم تھے۔ سیدہ امۃ المتین صاحبہ ان دنوں ایف۔ اے کے ایک پرچے کی تیاری کر رہی تھیں۔ میرے ایک ماہ کے قیام میں حضورؓ اور حضور کے خاندان نے مجھ سے جو محبت بھرا سلوک کیا وہ میری زندگی کی ایک انمٹ یادگار ہے۔ گھر کے افراد بالکل مختصر تھے۔ حضورؓ۔ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ سیدہ امۃ المتین اور سیدہ مہر آپا۔ خاکسار کھانے کے لحاظ سے گھر کے ان چار افراد میں پانچواں فرد شمار ہوتا تھا۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری دیگر عملہ اور مہمانوں کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ یہ خصوصی اعزاز اور یہ ناچیز گنہگار۔ واپسی پر حضور نے اپنے چار ٹکٹوں کے ساتھ خاکسار کے لئے بھی ریلوے ٹکٹ خریدنے کی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو خاص ہدایت کی۔ پھر ابھی سندھ سے قافلہ کو آئے چند ہی دن گذرے تھے کہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی وساطت سے سوٹ کا ایک نہایت عمدہ کپڑا بھجوایا۔

میرے سندھ کے ان ایام کا ایک واقعہ خاص طور پر حضور کے کیریکٹر کی ایک جھلک دکھلاتا ہے۔ مکرم منشی فتح دین صاحب (کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) ہر روز خرچ کا حساب لکھ کر حضور کو دکھلایا کرتے تھے۔ ایک دن کے خرچ میں ایک رجسٹری خط کا ڈاک کا خرچ بھی تھا۔ جو حضور نے اپنے ایک فرزند صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کو لکھا تھا۔ حضور نے اس خرچ کو دفتر کے حساب میں پڑا دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیوں؟ یہ خط میں نے اپنے لڑکے کو لکھا تھا۔ اسے میرے ذاتی حساب میں ڈالو۔ اور یہ ایسا کر دیا گیا۔

جب حضور بیماری کے دوران علاج کے لئے سوئٹزرلینڈ گئے تو وہاں بھی اس خاکسار کو نہ بھولے۔ واپس تشریف لائے تو مجھے ایک کلائی گھڑی بھجوائی۔ حضور کس قدر ذاتی اور گہری دلچسپی اپنے گھر والوں اور بچیوں کے استاد میں لیتے تھے۔ اس کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ حضور کو یہاں تک معلوم تھا کہ مجھے کیا چیز خاص طور پر پسند ہے۔

حضور ایک مرتبہ ۱۹۵۷ء یا ۱۹۵۸ء میں دسویں جماعت کی الوداعی پارٹی میں شامل ہوئے میں حضور کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضور کو چائے بنا کر پیش کی گئی اور محسوس کیا کہ میں نے دودھ حضور کی پسند سے زیادہ ڈال دیا ہے حضور نے میری طرف دیکھا اور فرمایا آپ نے سمجھا ہوگا کہ آپ اپنے لئے پیالی بنا رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کی چائے کے سلسلے میں میں نے آپ کی بیوی کو ہدایت کی تھی کہ اگر یہ زیادہ چائے پیتے ہیں تو ان کو دودھ زیادہ ڈال دیا کرو۔ اور اسی پارٹی میں جب میں نے حضور کو حضور کی حسب پسند دوسری پیالی بنا کر دی اور خود بھی دوسری پینا چاہتا تھا اور اختر صاحب (میاں غلام محمد صاحب اختر جو ان دنوں پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے نگران تھے) وہ اشاروں اشاروں میں مجھ سے کہہ رہے تھے کہ حضور اب زیادہ وقت نہیں ٹھہریں گے۔ میں چائے کا دور ختم کروں تو حضور نے بھانپ کر فرمایا۔ "اختر صاحب ماسٹر صاحب کی ایک ہی تو لگژری ہے۔ چائے پینا آپ انہیں اس سے کیوں روکتے ہیں۔"

---

شذرات ——— نون سین

# فرینڈز سیمینار

گذشتہ روز "فرینڈز" کے ایک سیمینار اور ورک شاپ کا افتتاح کرتے ہوئے سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا کہ علاقائی تعاون برائے امن اور ترقی ایک ایسی تحریک ہے جو خاصی تیزی سے اپنی جڑیں مضبوط کر رہی ہے اس تحریک سے حکومتوں کی جمہوریت بھی مستحکم ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں علاقائی مسائل کو سلجھانے کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں وہ نہایت کامیاب ہیں۔ علاقائی تعاون ایک ایسی چیز ہے جو دنیا بھر میں مقبول ہو رہی ہے۔ اس میں ہر خیال کی حکومتیں شامل ہیں کیونکہ یہ بات ان سب کے لئے خاصی دلچسپی کا باعث ہے اور وہ اس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہتے ہیں کہ علاقائی تعاون کے ذریعے اپنے اپنے ملک میں بہبود کی سکیموں کو فروغ دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کو ایک بہت بڑا چیلنج درپیش ہے اور یہ سیاسی اور اقتصادی نظریات سے تعلق رکھتا ہے۔

مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ "فرینڈز" کے چیئرمین جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ ایک ایسا قومی یکجہتی کا شعور بیدار کریں گے جس کی اس علاقے میں سب ملکوں کو ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرینڈز کی تحریک بنیادی کام میں مصروف ہے اور یہ بنیادی کام بنی نوع انسان کی سائنٹفک ضروریات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور چونکہ وہ پیشہ ورانہ مہارت پر زیادہ اعتماد رکھتے ہیں وہ عالمی تعلقات کو استوار بھی کریں گے اور مضبوط بھی بنائیں گے۔

کہا جا سکتا ہے کہ ترقی اور روشنی کا نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ یہ بات سب کے لئے دلچسپی کا باعث ہونی چاہئے کہ ترقی پذیر ممالک کس طرح اپنی انتظامیہ کو ترقی کی سکیموں پر لگا سکیں گے۔

سینیٹ کے چیئرمین نے اس بات سے موافقت کا اظہار کیا کہ مختلف علوم خاص طور پر زمینی اور سیاسی کے ماہرین کو مل بیٹھنا چاہئے تاکہ ترقی محفوظ بھی ہو اور مستحکم بھی۔ اور ساری انسانیت اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس افتتاحی سیشن کے بعد پہلے سیشن میں روسی فیڈریشن کے پروفیسر وائی ڈی گانکووسکی GANKOVSKY نے مقالہ پڑھا۔ پاکستان کے منسٹر آف سٹیٹ برائے اقتصادی امور سردار آصف احمد علی اس موقع پر چیف گیسٹ تھے۔ ان کے علاوہ احمد حسن دانی اور ڈاکٹر اے۔ ڈی زنالو ZFIGALOV جن کا تعلق قازقستان سے ہے نے بھی مقالے پڑھے۔ مسٹر گانکووسکی نے اس اجلاس کی صدارت کی اور مسٹر آصف احمد علی اس موقع پر مہمانِ خصوصی تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب و ترجمہ: عبدالباسط شاہد

# تصویر کا دوسرا رخ

اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے ہر جاندار کی فطرت میں حفاظت جان اور بقاء نسل کا جذبہ رکھا ہے۔ دوسرے تمام جذبوں کی طرح اس جذبہ میں بھی اعتدال و توازن ضروری ہے۔ اس امر کو مدنظر نہ رکھنے سے یا انتہاپسندی کا شکار ہونے سے بڑے عجیب نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں آبادی کی کثرت اور ذرائع آمد کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے نہایت گھمبیر صورتحال پیدا ہو رہی ہے جب کہ اس کے بالکل برعکس یورپ وغیرہ ترقی یافتہ اقوام ہیں۔ تصویر کا دوسرا رخ نہایت نمایاں ہو کر ارباب حل و عقد کے لئے مسلسل و مستقل پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔

۱۹۸۶ء میں حکومت فرانس نے یہ ڈرامائی اعلان کیا کہ تیسرے اور چوتھے بچے کی ماں کو زائد الاؤنس دیا جائے گا۔ یہ غیر متوقع تبدیلی خاندانی تناسب میں اس گڑبڑ کی وجہ سے ہوئی جو یورپ کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اکثر نوجوان شادی کے "بکھیڑوں" میں پڑنے سے گریز کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو شادی کروانے میں تاخیر کرتے یا بالکل بچے رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شادی ہو جانے کی صورت میں بچے کی پیدائش میں جلدی پسند نہیں کرتے۔ میاں بیوی ملازمت کر رہے ہوں تو بچے کی پیدائش کو "کیریئر" میں روک سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جرمنی میں فی عورت شرح پیدائش ۱ر۲۸ ہے جو جرمنی کی تاریخ میں سب سے کم ہے۔ یورپ کے باقی ممالک میں بھی کم و بیش یہی حالت ہے۔ اٹلی جیسے رومن کیتھولک مرکز ہونے کی وجہ سے مذہبی روایات کا زیادہ پابند سمجھا جاسکتا ہے وہاں بھی شرح پیدائش میں کمی کے خوفناک اثرات نمایاں ہیں۔ موجودہ شرح پیدائش کو دیکھتے ہوئے نظر آرہا ہے کہ وہاں بہت سے سکولوں کو بند کرنا پڑے گا۔ ان سکولوں کے اساتذہ اور دوسرے کارکن بے کار ہو کر پہلے سے موجود خوفناک شرح بے کاری میں اور اضافہ کے باعث بنیں گے۔ اگلی صدی کے شروع میں فنی ماہروں کی کمی کی وجہ سے ان کی صنعتی و زرعی پیداوار متاثر ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ معمر افراد کی دیکھ بھال کے اخراجات میں اضافہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ جب کہ ٹیکس ادا کرنے والے نوجوانوں کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی۔

۲۰/۲۵ سال پہلے اعداد و شمار کا یہ انقلاب تصور میں بھی نہ آسکتا تھا۔ جنگ عظیم سے پہلے یورپ اقتصادی لحاظ سے انتہائی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ نتیجۃً آبادی اور پیداوار میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ۱۹۶۴ء سے پیدائش کی شرح میں کمی ہونی شروع ہوئی۔ ۱۹۷۵ء تک یہ کمی بہت زیادہ ہو چکی تھی۔ مغربی جرمنی۔ بلجیئم۔ ڈنمارک۔ لکسمبرگ ۲۰۰۰ء تک آبادی کی کمی کا بری طرح شکار ہوں گے۔ ہالینڈ۔ اٹلی اور فرانس کی حالت بھی زیادہ مختلف نہیں ہو گی۔ موجودہ صورت کو دیکھتے ہوئے تو یہ کہنا کسی طرح بھی مبالغہ آمیزی نہ ہو گی کہ بچوں کی پیدائش میں کمی کی وجہ سے یورپ بوڑھا نظر آنے لگا ہے۔

مردوں کی اوسط عمر ۶۴ سال سے ۷۴ سال ہو چکی ہے کوئی پچاس سال پہلے یورپ کی عورتیں ۶۵ سال کی اوسط عمر حاصل کر لیتی تھیں جبکہ اب ۷۷ سال سے بھی زیادہ عمر پاتی ہیں اور مزید اضافہ یقینی ہے۔ جنگ عظیم کے بعد اکثر یورپین ممالک میں ۶۵ سال سے زائد عمر کے افراد کل آبادی کا دس فیصد بھی نہ تھے مگر اب ۲۰ فیصد ہو چکے ہیں اور اگلی صدی میں داخلے تک یورپ کے ہر پانچ افراد میں سے ایک "سینیئر" شہری ہو گا۔ شرح پیدائش میں کمی کی وجہ سے مستقبل قریب میں کئی یورپین ممالک کو اپنی فوج کی تعداد میں کمی کرنا پڑے گی۔ کیونکہ نوجوانوں کی تعداد میں کمی کی وجہ سے موجودہ تعداد کو قائم رکھنا ممکن نہیں رہے گا۔

بے روزگاری جو دنیا کے اکثر ممالک میں پریشانی کا باعث بن رہی ہے یہیں بھی پہلے سے زیادہ اضافہ ہو جائے گا اس وقت بھی اس مسئلہ کے حل کی کئی صورتیں اختیار کی جاچکی ہیں مثلاً ہفتہ میں ایک چھٹی کی بجائے دو چھٹیاں۔ اوقات کار میں کمی اور ریٹائرمنٹ کی عمر میں کمی وغیرہ مگر ان تمام تدابیر کے باوجود اس مسئلہ کی شدت میں کوئی کمی نہیں آئی اور آئندہ کام کے قابل افراد کی کمی میں اور زیادہ شدت آجائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ "بڑے خاندان" کی کئی سکیمیں شروع کی جاچکی ہیں۔ زائد بچوں پر زائد الاؤنس۔ بچوں کی نگرانی پرورش کے لئے گھر پر رہنے والوں کو ٹیکس پر چھوٹ۔ چھوٹی عمر کے بچوں کو سکول میں داخلہ کے ساتھ ساتھ اور بہت سی سہولتیں وغیرہ۔ مگر یہ کوششیں بھی کافی ثابت نہیں ہو رہیں۔ یورپ آجکل جس سوشل سیکیورٹی سسٹم پر نازاں ہے اس پر بھی اسے جلد ہی نظرثانی کرنا پڑے گی۔ کیونکہ معمر افراد زیادہ ہوتے چلے جائیں گے ان مشکلات کے پیش نظر کئی سکیمیں شروع کر دی گئی ہیں اور ملازمین کی تنخواہوں کا نصف بلکہ بعض صورتوں میں نصف سے بھی زیادہ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ٹیکسوں میں اٹھ جاتا ہے مگر ماہرین آبادی اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد ان سکیموں کی کامیابی کے متعلق زیادہ پرامید نہیں ہیں۔

ان ساری مشکلات کا آسان اور قابل عمل حل تو یہی ہے کہ انتہاپسندی اور طبعی امور سے تنفر و دوری کو ختم کر کے صراط مستقیم اور جادۂ اعتدال کو اختیار کیا جائے۔

---

صفیہ بیگم

# اچھا صارف

اچھا صارف صرف وہی نہیں ہوتا کہ کم قیمت میں معیاری اور اچھی چیز ہی خریدے بلکہ اس کے اور بھی بہت سے لوازمات ہیں جن سے بظاہر ہر شخص واقف ہے مگر اس کے باوجود انسان چونکہ غلطی کا پتلا ہے تو کچھ کوتاہیاں کبھی نہ کبھی اس سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ کبھی دکاندار ہونے کے ناطے اور کبھی گاہک ہونے کی صورت میں جس کی وجہ سے دیر یا پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی بھی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً ڈیل مائنڈڈ ہو جانا، بے دھیانی، تھکاوٹ، رش، وقت کی کمی یا ساتھی پر زیادہ اعتماد وغیرہ اس لئے چند باتوں کی تجدید کرتے رہنا نہایت ضروری ہے۔

سب سے پہلے تو جب شاپنگ کے لئے گھر سے نکلیں تو سب کی ضروریات اور چیزوں کی اہمیت کے مطابق لسٹ ضرور بنا لینی چاہیئے۔ اس کا دوہرا فائدہ ہو گا ایک تو ضروری چیز بھولیں گے نہیں۔ دوسرے فضول خرچی سے بچ جائیں گے۔ اور سیر چشمی کا مظاہرہ کریں گے تو ثواب کے مستحق بھی ٹھہریں گے۔ اگر کپڑا خرید رہے ہیں تو دیکھتے رہنا چاہیئے کہ پیمائش صحیح ہو رہی ہے اس طرح کوئی نقص ہو گا تو وہ بھی نظر آجائے گا۔ ورنہ اکثر نقائص تو ہمیں گھر آتے ہی نظر آجاتے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جوتوں کی خریداری میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک ہی پاؤں کے دونوں جوتے آگئے جو کہ کمپنی سے ہی یہ غلط جوڑا آیا ہوا تھا اس لئے دکاندار نے واپس تو لے لیا مگر وقت اور پیسے کا ضیاع ہوا۔ کیونکہ دوبارہ چکر لگانے پڑے۔ لہٰذا دونوں جوتے پہن کر اچھی طرح تسلی کر لینی چاہیئے اور لینے کے بعد یہ چیک کرنا بھی ضروری ہے کہ اپنے ہی پسندیدہ جوتے ہیں غلطی سے کسی اور کے تو نہیں تھما دیئے گئے۔

ابھی ۵ نومبر کے الفضل میں خراب گڑ کا تذکرہ پڑھا تو اباجی کے ساتھ بیتا ہوا واقعہ یاد آگیا۔ انہیں ایک نسخہ تیار کرنے کے لئے نیلا تھوتھا درکار تھا۔ کسی آدمی کو لینے بھیجا تو دکاندار نے کہا کہ خود آئیں۔ چنانچہ اباجی گئے وہاں پہلے بھی ایک گاہک کسی نسخہ کی چیزیں لے رہا تھا۔ اباجی نے بھی نیلا تھوتھا دینے کو کہا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چھوٹا سا لفافہ انہیں تھمایا۔ گھر آکر دیکھا تو وہ گڑ تھا جو غالباً دوسرے آدمی کے نسخہ میں درکار ہو گا۔ گویا چیز لینے کے بعد یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ مطلوبہ چیز ہی دی گئی ہے۔

پھر زیادہ ضروری مرحلہ رقم کا لین دین بھی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دکان پر رش بہت ہوتا ہے اور ہمارے پاس وقت کی کمی ہو تو جلدی سے دکاندار کو پیسے دے دیئے جاتے ہیں کہ فلاں چیز ہمیں پہلے دے دیں۔ بچے بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ یا پھر چھوٹی چھوٹی چیزیں مثلاً بٹن، سوئی دھاگہ کی دکان پر ایسا ہو سکتا یا کوئی تہوار ہو تو بھی ایسی نوعیت کا امکان ہوتا ہے۔ اس طرح دکاندار پیسے تو پکڑتا جاتا ہے اور جب تھوڑی دیر بعد ہماری طرف رجوع کرتا ہے اور مطلوبہ چیز دے دیتا ہے تو رقم کا تقاضا کرتا ہے اور جب ہم کہیں کہ ہم نے رقم پہلے دے دی ہے تو عجیب شرمندگی کا

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۸۶۸۸،** میں محمد مصطفےٰ ولد جان محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن حیدرآباد حال کراچی ضلع بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۲۴۰ مربع گز نمبر ۷ سیکٹر ۴۔ B گلشن شہباز سکیم نمبر ۸، حیدرآباد جو ۱۹۸۶ء میں ۲۱۵۰۰ روپے خریدا گیا۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد مصطفےٰ ۲۰/۴ ، ۳/۳۔ B میٹرول نمبر ۱ سائٹ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱، محمد ظفر اللہ وصیت نمبر ۲۴۰۳۴، اورنگی ٹاؤن، کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲، منور احمد ... وصیت نمبر ۲۵۲۸۲، اورنگی ٹاؤن کراچی۔

**مسل نمبر ۲۸۶۸۹،** میں منصور بخاری زوجہ سید تنویر احمد بخاری قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی ضلع بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بارہ ہزار روپے (۱۲۰۰۰) (۲) زیور طلائی ۳۲ تولہ مالیتی ایک لاکھ اٹھائیس ہزار روپے (۱۲۸۰۰۰) (۳) سلائی مشین مالیتی ۲۵۰۰، روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد ۳۰۰، روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصور بخاری زوجہ سید تنویر احمد ۳۱۱۱ ڈرگ کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱، ملک محمد شفیق ۷۵-۱۳ کہکشاں ہاؤسنگ سوسائٹی ملیر ہالٹ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ سید تنویر بخاری خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۶۳۲،

**مسل نمبر ۲۸۶۹۰،** میں طاہر سلیم ولد چوہدری محمد سلیم صاحب قوم بٹ بندیشہ پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۴/۴ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۷۵۱۰۰، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد پچاس روپے ۲۵۰، روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر سلیم ولد چوہدری محمد سلیم ۳/۴/۴ ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱ سید منیر احمد وصیت نمبر ۲۶۴۸۵ گواہ شد نمبر ۲ عامر سلیم برادر موصی۔

**مسل نمبر ۲۸۶۹۱،** میں ناصرہ بیگم زوجہ بشیر احمد مغل قوم ـ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کشمیر کالونی کراچی نمبر ۴/۶ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰، روپے (۲) زیور طلائی وزن ایک تولہ مالیتی ۳۲۰۰ روپے (۳) مکان نمبر ۳۵۸/۶ مالیتی ایک لاکھ اسی ہزار ۱۸۰۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۰۰، روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ بیگم زوجہ بشیر احمد مغل مکان ۳۵۸/۶، کشمیر کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد مغل خاوند موصیہ۔

**مسل نمبر ۲۸۶۹۲،** میں خواجہ نذیر احمد ولد خواجہ شمس الدین صاحب قوم خواجہ پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷، گذری روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۹-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ نمبر ۱۶۶/۹ چک لالہ سکیم نمبر ۳ برقبہ ۵۵۰، مربع گز راولپنڈی مالیتی ۱۱۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار ۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰، حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خواجہ نذیر احمد فلیٹ نمبر ۲۶، سیکنڈ فلور ریاض کانڈا والا بلڈنگ نمبر ۱، ۷، گذری روڈ کراچی نمبر ۴، گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲، محمد اسلم امتیاز صاحب وصیت نمبر ۱۷۸۹۴،

**مسل نمبر ۲۸۶۹۳،** میں سلمیٰ نذیر زوجہ خواجہ نذیر احمد صاحب قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فلیٹ نمبر ۲۶، سیکنڈ فلور ریاض کانڈا والا بلڈنگ نمبر ۱ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۹-۱۹۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰، حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) فلیٹ نمبر ۲۶، سیکنڈ فلور ریاض کانڈا والا بلڈنگ نمبر ۱ برقبہ ۱۴۳۰، مربع فٹ ۷، گذری روڈ کراچی مالیتی چھ لاکھ روپے (۲) زیورات طلائی ۲۵، تولہ مالیتی ۸۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد ۵۰۰، روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلمیٰ نذیر فلیٹ نمبر ۲۶، سیکنڈ فلور ریاض کانڈا والا بلڈنگ نمبر ۱، ۷ گذری روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲، خواجہ نذیر احمد خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۶۹۲،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

○ ربوہ ۵، دسمبر۔ آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے حکم دیا ہے کہ امن و امان خراب کرنے والوں کا سختی سے محاسبہ کیا جائے۔ اور ملک میں عوام کے جان و مال عزت و آبرو کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے صومالیہ میں اقوام متحدہ کی امدادی کارروائیوں میں پاکستان کے کردار کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کشمیر پر کشیدگی دور کرنے کی ضرورت کا بڑا احساس ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ کلنٹن کو اس معاملہ میں بریف کریں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے حکام کو ہدایات دی ہیں کہ لاہور اسلام آباد موٹر وے کی تکمیل کی مدت میں کوئی توسیع نہ کی جائے اور یہ منصوبہ ۳۰، دسمبر ۱۹۹۴ء تک مکمل کر دیا جائے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے کہا ہے کہ حکومت کو چاہیئے کہ انسانی حقوق بحال اور چادر دیواری کا تحفظ یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق بورڈز کے اضلاعی چیئرمین از خود ایسے حساس معاملات کا نوٹس لے کر بے بس عوام کی رہنمائی کریں۔

○ پی۔ ڈی۔ اے کا روڈ لانگ مارچ پاکپتن پہنچ گیا۔ جمعہ کو عارف والا سے بے نظیر بھٹو بھی اس میں شریک ہو گئیں وہ گذشتہ روز صبح کی فلائٹ سے ملتان پہنچی تھیں۔ مختلف مقامات پر پی ڈی اے کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ سردی کے باوجود اس احتجاجی کارواں کا شاندار استقبال کیا گیا۔

○ اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے کرپٹ حکومت کے خاتمے اور جمہوریت کی بحالی کے لئے اس ملک کے عوام سے رابطہ کیا ہے۔ کسی دوسری طاقت سے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بسیں ٹرینیں اور جہاز روک کر ہمارا راستہ نہیں روکا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ منتخب حکومت بننے تک مارچ جاری رہے گا۔

○ نیو یارک کے کینیڈی ایئرپورٹ پر پاکستان کے وفاقی وزیر جام یوسف کو روک کر ان سے ۷۹، ہزار ڈالر برآمد کر لئے لیکن بعد میں انہیں پاکستانی قونصل جنرل کی مداخلت پر انہیں بیان ریکارڈ کرانے کے بعد طیارے میں سوار ہونے کی اجازت دے دی گئی

○ جمعیت علمائے اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت نے پی ڈی اے کے خلاف "فاؤل" کھیلا ہے لیکن صدر اسے شاباش دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر خود کو غیر جانبدار ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی رہنما بے نظیر بھٹو نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ وسط دسمبر میں گجرات سے اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کریں گی۔ اور اگر ان کے اسلام آباد میں داخلے پر پابندی لگائی گئی تو وہ واپس آنے کی بجائے پابندی توڑ کر اسلام آباد میں داخل ہوں گی۔

○ بوسنیا کے دارالحکومت سرائیوو میں شدید لڑائی کے باعث اقوام متحدہ نے فضائی اور زمینی راستے سے امداد کی فراہمی معطل کر دی ہے۔

○ کروشیا سے امدادی سامان لے کر سرائیوو جانے والے تمام قافلوں کی روانگی بند کر دی گئی ہے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں کوئی خوراک تقسیم نہیں ہو سکی۔

○ جاپانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جاپان صومالیہ کی مالی امداد کرے گا۔

○ عالمی ادارہ صحت نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ اگر ایڈز کی روک تھام کے لئے انسدادی اقدامات نہ کئے تو ایشیا اس صدی کے آخر تک ایڈز کے جہنم میں تبدیل ہو جائے گا۔

## بقیہ: صد۲ سے آگے

تحقیق کریں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ (انگلستان) کی تعریف فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ انہوں نے امانت کا حق خوب ادا کیا اور جتنے نوجوانوں نے ان کے ساتھ کام کیا ہے۔ سب نے امانت کا حق ادا کر دیا۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان سے راضی ہوں۔ انہوں نے کمیٹیاں بنائی ہیں۔ ان میں جو احمدی شامل ہیں وہ پروفیسروں سے رابطے کرتے ہیں بعض نے ماہرین آثار قدیمہ سے روابط حاصل کئے ہیں۔ اسطرح وہ جماعت کے حق میں ایسے تائیدی شواہد حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں جو دفن ہوئے پڑے ہیں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے امریکہ کی جماعت کی کارکردگی کی بھی تعریف کی۔ اور فرمایا کہ ساری دنیا میں اس قسم کی ٹیمیں بننی چاہئیں۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

## بقیہ: صد۳ سے آگے

سے تعلق رکھتا ہے وہ فلسفہ تاریخ ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی تاریخ جو لکھی جائے اس میں کیا قوانین مدنظر ہوں یا تاریخ کے کیا فوائد ہیں۔ تاریخ نویسی کے کیا اصول ہیں اور مورخ کو کن باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ایسا ہی تاریخ نویسی کے فن کی تدریجی ترقیوں اور حالات پر بحث ہو گی۔

تیسرا علم جو اس کی شاخ ہے۔ وہ ذرائع تاریخ ہے۔ اس میں یہ باتیں بھی داخل ہوتی ہیں کہ کسی ملک یا قوم کی صنعتوں اور روایات سے پتہ لگاتے ہیں۔ ایسا ہی اس قوم کے مذہب اور عقائد اور رسومات سے بھی پتہ لگاتے ہیں۔ غرض مورخ مختلف ذرائع اور اسباب سے تاریخ کا پتہ لگاتے ہیں۔

## بقیہ: صد۵ سے آگے

ماحول بن جاتا ہے۔ اگر دکاندار یقین نہ کرے تو وقت ضائع ہونے کے ساتھ ساتھ رقم بھی ضائع ہو جاتی ہے اور پریشانی الگ اٹھانا پڑتی ہے۔

الفضل ۹، اگست کالم "چھوٹی سی بات" میں رقم دھیان سے خود گن کر لینی چاہیئے۔ پڑھا تو کئی آپ بیتیاں ذہن میں تازہ ہو گئیں۔ میرے ساتھ تو ایسا چند ماہ پیشتر ہو چکا ہے۔ دکاندار جو پرچی ہمیں لکھ کر دیتا ہے اس پر ایک سوٹ کی قیمت غلط لکھ کر حساب کیا گیا تھا اور دوسری دکان پر قیمتیں تو صحیح لکھی تھیں مگر رقم نفی کرتے وقت غلطی تھی۔ آخر میں دکان چھوڑنے سے پہلے یہ یقین کر لیں کہ جو چیزیں ہم نے خریدی ہیں وہ سب لے بھی لی ہیں یا نہیں۔ کبھی جلدی میں کوئی چیز وہاں بھول بھی جاتے ہیں غرضیکہ جتنی دیر گھر سے باہر رہیں بہت توجہ، احتیاط اور ذمہ داری کا ثبوت دینا ہوگا۔ اسی میں اچھے صارف کا مفاد ہے۔

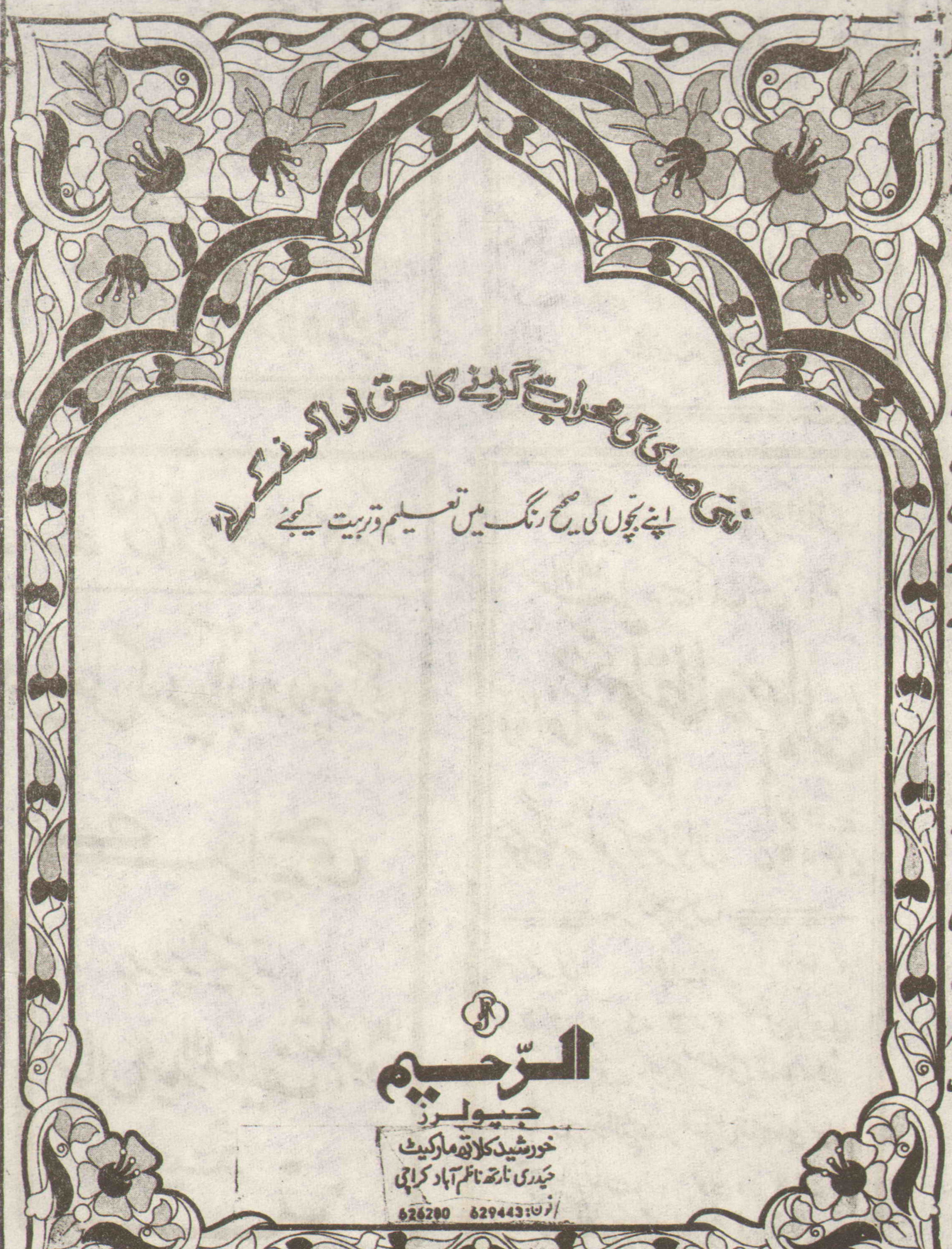

Digitized by Khilafat Library Rabwah


**دانت مت نکلوائیے**

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فل سیٹ کے دام

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم

فون: ۹۴۵۰

**بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ**


## الفضل کیلئے اشتہارات کے نئے نرخ

ادارہ الفضل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے اشتہارات کے نرخ پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء سے نئے ریٹس مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

بیرون: آخری صفحہ -/۵۰۰ روپے ـــ آخری نصف صفحہ -/۲۵۰ روپے
اندرون: فی صفحہ -/۴۰۰ روپے ـــ نصف صفحہ -/۲۰۰ روپے
بیرونی صفحہ -/۱۰۰ روپے فی کالم فی انچ - اندرونی صفحہ -/۷۵ روپے۔ شادی و ولادت (کم از کم) -/۱۰۰ روپے ـــــ (مینیجر الفضل)


علاج اور مشورہ کیلئے — قدیمی، شہرہ آفاق

**حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان**

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں — پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

**فوری ضرورت ہے**

لوہے کی الماریاں۔ کرسیاں بنانے والے کاریگروں اور الیکٹرک اور گیس ویلڈرز، اور ہیلپرز کی فوری ضرورت ہے۔ ـــــــ
رابطہ: راشد ربانی ۷۔ کامران اپارٹمنٹس ۹، فیروز پور روڈ اچھرہ لاہور

# کیور ٹو سسٹم

## سے آپ کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟ لٹریچر مفت

ـــ ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں ـــ

**کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان**

# ضرورت کاریگر صابن

خدا تعالیٰ کے فضل سے بھائی سوپ اپنے اعلیٰ معیار بہترین کارکردگی اور وزن میں پورا ہونے کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے۔ اپنے معزز خریداروں کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے پانچ تجربہ کار محنتی اور دیانتدار کاریگروں اور صابن کاٹنے کے ماہروں کی فوری ضرورت ہے۔

ـــ مناسب تنخواہ کے علاوہ بونس اور رہائش کی سہولت بھی دی جائے گی۔ ـــ

ـــــ رابطہ دفتر ـــــ

فون: ۳۲۰-۶۱۵-۰۴۵۲۴

**وائیر کیمیکل کمپنی کہکشاں کالونی بالمقابل نئی جلسہ گاہ۔ ربوہ**

# حنیف

## ہومیو پیتھک کلینک

۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
۲۰ اگست ۱۹۹۲ء سے اوقات کار یہ ہوں گے
صبح ۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے تک
شام ۳ بجے سہ پہر سے رات کے آٹھ بجے تک
ہر جمعہ کے دن ناغہ ہوگا

خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

قابلِ اعتماد اور گارنٹی شدہ
**جاپان کا بنا ہوا ریموٹ کنٹرول**
ڈش انٹینا ریسیور لگوائیں اور بہترین رزلٹ پائیں
**ڈش ماسٹر۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ**
فون دکان ۴۴ ۸۳۱ - ۹۲۹
فون رہائش بشارت احمد خاں ۸۷ ۴

قدیمی ـــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

# دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ — فون ۷۳۹۹۷

ـــ برانچیں ـــ

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤ الدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

# الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

فون ۶۳۲۵۵۱۱

پروپرائیٹرز
**میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز**